22

حضرت لقمان علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۲۲

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	**انبیاءؑ** کی تعداد اور اُن کے **اُوصیاء**	جلد۔۱
۳	**صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ** اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	**اُولوالعزم** کے معنی، **انبیائے اُولوالعزم** اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	**نبی و رُسولؐ** کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت **آدم** علیہ السّلام اور بی بی **حوّا** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت **ہابیل** علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت **شیث** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت **ادریس** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت **نوح** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت **ہود** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت **ابراہیم** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت **اسمٰعیل و اسحٰق** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت **لوطؑ** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت **ذوالقرنین** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت **یعقوب اور یوسف** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت **ایّوب** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت **شعیب** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت **موسیٰ اور ہارون** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت **موسیٰ اور خضر** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت **حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت **الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت **اسمٰعیل بن حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت **ذوالکفل** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت **لقمان** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت **اسمٰعیل** علیہ السّلام اور **طالوت وجالوت** کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت **داؤد** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	**اصحاب سبت** کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت **سلیمان** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم **سبا** اور **اہل ثرثار** کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	**ہاروت وماروت** کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت **شعیا** اور **حضرت حیقوق** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت **زکریا ویحییٰ** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت **عیسےٰ اور بی بی مریم** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت **ارمیاؑ، دانیالؑ** اور **عزیر** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت **یونسؑ بنی متی** اور انکے پدر بزرگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	**اصحاب کہف ورقیم** کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	**اصحاب اخدود** کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت **جرجیس** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت **خالد بن سنان** علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت **محمد مصطفٰے** (ﷺ) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن **پیغمبروں کے حالات** جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض **بادشاہان زمین** کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	**بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں** کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ نَجَّیۡنٰہُ وَ لُوۡطًا اِلَی الۡاَرۡضِ الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا لِلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَہَبۡنَا لَہٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَ یَعۡقُوۡبَ
نَافِلَۃً ؕ وَ کُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِیۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلۡنٰہُمۡ اَئِمَّۃً یَّہۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ فِعۡلَ
الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءَ الزَّکٰوۃِ ۚ وَ کَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾ وَ لُوۡطًا اٰتَیۡنٰہُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا وَّ
نَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡقَرۡیَۃِ الَّتِیۡ کَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِیۡنَ ﴿۷۴﴾ وَ اَدۡخَلۡنٰہُ فِیۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّہٗ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۷۵﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَنَجَّیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗ
مِنَ الۡکَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرۡنٰہُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۷۷﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡکُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡہِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَ کُنَّا لِحُکۡمِہِمۡ شٰہِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَفَہَّمۡنٰہَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ کُلًّا اٰتَیۡنَا حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا ۟ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَ الطَّیۡرَ ؕ وَ کُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ عَلَّمۡنٰہُ صَنۡعَۃَ لَبُوۡسٍ لَّکُمۡ لِتُحۡصِنَکُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِکُمۡ ۚ فَہَلۡ اَنۡتُمۡ شٰکِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ عَاصِفَۃً تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖۤ اِلَی الۡاَرۡضِ
الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا ؕ وَ کُنَّا بِکُلِّ شَیۡءٍ عٰلِمِیۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیۡنِ مَنۡ یَّغُوۡصُوۡنَ لَہٗ وَ یَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِکَ ۚ وَ کُنَّا لَہُمۡ حٰفِظِیۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۸۳﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّ اٰتَیۡنٰہُ اَہۡلَہٗ وَ مِثۡلَہُمۡ مَّعَہُمۡ رَحۡمَۃً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَ ذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِدۡرِیۡسَ وَ ذَا الۡکِفۡلِ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰہُمۡ فِیۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّہُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّہَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۙ وَ نَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَ کَذٰلِکَ نُ ۫ۨجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَکَرِیَّاۤ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ﴿۸۹﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۟ وَ وَہَبۡنَا لَہٗ یَحۡیٰی وَ اَصۡلَحۡنَا لَہٗ
زَوۡجَہٗ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَ یَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّ رَہَبًا ؕ وَ کَانُوۡا لَنَا خٰشِعِیۡنَ ﴿۹۰﴾
وَ الَّتِیۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَہَا فَنَفَخۡنَا فِیۡہَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَ جَعَلۡنٰہَا وَ ابۡنَہَاۤ اٰیَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ ہٰذِہٖۤ
اُمَّتُکُمۡ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً ۫ وَّ اَنَا رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی (اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کر دیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کر دی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت) کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا کہ ان) میں سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے ﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات

حضرت لقمانؑ کے بارے میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ وہ حکمت ہائے ربّانی کے عالم تھے پیغمبر نہ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر تھے ان کے علاوہ مفسروں نے کہا ہے کہ لقمانؑ باعور کے فرزند تھے از کے قبیلہ سے اور ایوبؑ کی بہن کے یا خالہ کے فرزند تھے اور حضرت داؤد کے زمانہ تک زندہ رہے اور اُن سے علم حاصل کیا۔ منقول ہے کہ خدا نے حضرت لقمانؑ کو ان کے حسب، مال، اہل یا جسم ہونے کے سبب سے یا اُن کے حسن و جمال کے سبب سے حکمت نہیں عطا کی تھی بلکہ وہ خدائی فرمانبرداری میں مستحکم اور اس کی نافرمانی سے پرہیز کرنے والے تھے۔ وہ ایک مرد خاموش تھے بجز کلام حکمت کے گفتگو نہ کرتے، نہایت مطمئن دل والے، نہایت غور و فکر کرنے والے تھے، ایک مرتبہ ایک غلام آپ کے پاس آیا اور بولا یا حضرت آپ ہمیشہ تنہا رہتے ہیں اگر لوگوں کے ساتھ رہیں تو زیادہ موانست ہو گی آپ نے فرمایا کہ تنہا رہنے میں غور و فکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور غور و فکر بہشت کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان کی نگاہیں عبرت حاصل کرنے میں بہت تیز تھیں۔ دوسروں کی نصیحت سے وہ مستغنی تھے۔ دن میں کبھی نہ سوتے۔ کسی نے ان کو عام عادت کے موافق پاخانہ پیشاب کرتے یا نہاتے نہیں دیکھا کیونکہ وُہ یہ تمام امور لوگوں سے پوشیدہ ہو کر بجالاتے۔ اُن کی نگاہ گہری تھی مگر لوگوں کے پوشیدہ امور پر ہرگز مطلع ہونا پسند نہ کرتے اور اپنے گناہ کے خوف سے کبھی کسی بات پر نہ ہنستے اور نہ کبھی اپنے لئے کسی پر غصّہ کرتے۔ انہوں نے نہ کسی سے کبھی مزاح کیا نہ وہ کبھی اُمور دنیا کے حاصل ہو جانے پر خوش ہوئے، نہ ضائع ہونے پر رنجیدہ ہوئے۔ بہت سی عورتوں سے شادی کی اور آپ کے بہت اولاد ہوئی، ان میں سے اکثر بچے مر گئے نہ اُن کی زیادتی کا حساب کیا نہ کسی کے مر جانے پر روئے۔ ہرگز دو اشخاص کو لڑتے جھگڑتے دیکھ کر اُن سے علیٰحدہ نہ ہوئے جب تک اُن میں مصالحت نہ کرادی اور وہ لڑنے

والے جب تک ایک دُوسرے سے الگ نہ ہوگئے۔ اور ہر گز کسی نیک بات کو جس سے وہ خوش ہُوئے کسی سے نہ سُنا مگر یہ کہ اس کے معانی و مطالب بھی اُس سے دریافت کر لیتے۔ اور یہ بھی دریافت کر لیتے کہ اُس نے یہ بات کس سے سنی۔ زیادہ تر فقہا، حکما اور عقلمندوں کے پاس بیٹھتے اور قاضیوں اور بادشاہوں اور سلاطین کے پاس اُن کے حالات سے عبرت حاصل کرنے کے لئے جایا کرتے۔ قاضیوں کے حالات معلوم کر کے اُن پر لطف و مہربانی کرتے ان حالات کے سبب جن میں وہ اپنے عہدے کے لحاظ سے مبتلا رہا کرتے اور بادشاہوں پر رحم کرتے اس لئے کہ وہ اپنی نادانی کے سبب خدا سے مفرور اور راحت دُنیا پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اُن کے حالات سے نصیحت حاصل کرتے اور اُن کے ناشائستہ امور میں سے چند باتوں کو یاد رکھتے جن کے ذریعہ سے حضرت اپنے نفس پر غالب آتے تھے اور اپنی خواہشوں کے ساتھ جہاد کرتے اور شیطان کے مکر سے پرہیز کرتے اور اپنے دلوں کے دردوں کا علاج تفکر سے کرتے اور نفس کی بیماریوں کا علاج دُنیا والوں کے احوال سے غیرت حاصل کر کے کیا کرتے۔ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرتے جب تک کہ کسی امر سے اُن کو فائدہ پہنچنے کی امید نہ ہوتی۔

انہی وجوہات سے خدا نے اپنی حکمتیں ان کو عطا کیں اور ان کو گناہوں سے معصوم قرار دیا اور خدا نے کچھ فرشتوں کو دن کے درمیانی حصّہ میں جبکہ لوگ قیلولہ میں مشغول تھے لقمانؑ کے پاس بھیجا۔ فرشتوں نے ان کو ندا دی تو لقمانؑ نے ان کی آواز سُنی مگر ان کو نہیں دیکھا۔ فرشتوں نے کہا اے لقمانؑ تم چاہتے ہو کہ خداوند عالم تم کو اپنا خلیفہ بنائے، تاکہ تم لوگوں کے اُمور کا فیصلہ کیا کرو۔ لقمانؑ نے کہا کہ اگر خداوند عالم مجھ کو حکم دیتا ہے تو اس کی اطاعت کروں گا کیونکہ اگر

ترجمہ، اور ہم نے لقمان کو دانائی بخشی۔ کہ خدا کا شکر کرو۔ اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرتا ہے تو خدا بھی بے پرواہ اور سزاوار حمد (وثنا) ہے ﴿۱۲﴾ اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ شرک تو بڑا (بھاری) ظلم ہے ﴿۱۳﴾

سورۃ لقمان

اس کے حکم کو میں قبول کروں گا تو وہ میری مدد کرے گا اور جو کچھ اُس عہدے کے لئے ضروری ہے ہو گا وہ مجھ کو تعلیم دے گا اور مجھ کو لغزشوں سے محفوظ رکھے گا۔ اگر اُس نے مجھے اس عہدے کے قبول کرنے میں اختیار دیا ہے تو میں عافیت اختیار کروں گا۔ ملائکہ نے پُوچھا اے لقمانؑ کیوں ایسا کرو گے فرمایا لوگوں کے درمیان حکم کرنا اگرچہ خدا کے دین میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے، لیکن اُس کی بلائیں اور آزمائشیں بھی بہت سخت ہیں۔ اگر خدا کسی کو اُسی کے حال پر چھوڑ دے اور اُس کی اعانت نہ کرے تو ظلم یا تاریکی اس کو ہر طرف سے گھیرے گی اور ایسا شخص مردود ہے۔ دو امور کے درمیان اگر صحیح حکم کرے گا تو سلامت رہے گا اور اگر غلطی کرے گا تو گمراہ ہو گا۔ جو شخص دُنیا میں ذلیل و خوار ہو جائے اس کے لئے آخرت میں بہتری ہے کیونکہ حکم کرنے والا لوگوں میں بزرگ و بلند ہوتا ہے اور جو شخص دُنیا کو آخرت کے بدلے اختیار کرتا ہے وہ دونوں جہان میں نقصان اُٹھاتا ہے کیونکہ دُنیا جلد اُن سے زائل ہو جاتی ہے اور آخرت میں اس کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔ ملائکہ نے یہ سُن کر ان کی حکمت و عقلمندی کی زیادتی پر تعجّب کیا اور خداوند عالم نے اُن کی گفتگو کو پسند کیا۔ جب رات ہوئی اور حضرت لقمانؑ بستر خواب پر گئے خداوند عالم نے انوار حکمت ان پر ظاہر کر کے ہمہ تن اُن کو منور کر دیا۔ وہ خواب میں تھے اور خدا نے خلعت حکمت ان کو پہنایا جب وہ بیدار ہوئے تو اپنے وقت کے حکیم ترین مرد تھے۔ وُہ باہر لوگوں کے پاس آئے، اس حال میں کہ ان کی زبان سے کلام حکمت جاری تھے اور علوم و حکم اور معارف ربّانی لوگوں کے لئے بیان کرتے تھے۔ منقول ہے کہ کسی نے لقمانؑ سے کہا کہ کیا آپ فلاں خاندان کے غلام نہ تھے فرمایا ہاں میں تھا۔ لوگوں نے پُوچھا کہ کس چیز نے آپ کو اس مرتبہ تک پہنچایا فرمایا کہ میں راست گوئی سے امانت میں خیانت نہ کرنے کی وجہ سے۔ ایسی گفتگو اور ایسے عمل کے ترک سے جس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا اور جن چیزوں کو خدا نے مجھ پر حرام کر دیا ہے اُن کی طرف سے آنکھ بند کر لینے سے اور لغو باتوں سے اپنی زبان کو روکنے سے اور حلال روزی

کھانے سے اس درجہ تک پہنچا۔ لہٰذا جو شخص ان باتوں پر مجھ سے کم عمل کرے گا مجھ سے کم مرتبہ ہوگا اور جو شخص مجھ سے زیادہ عمل کرے گا مجھ سے زیادہ مرتبہ تک پہنچے گا اور جو شخص میرے ہی جتنا عمل کرے گا مجھ جیسا ہوگا۔ الغرض جب انہوں نے پیغمبری قبول نہ کی تو خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت داؤدؑ کو اس کی دعوت دیں۔ داؤدؑ نے قبول کر لیا اور وُہ شرطیں جو لقمانؑ نے پیش کی تھیں اُنہوں نے نہ کیں۔ تو خدا نے ان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا۔ خدا نے اکثر اُن حضرت کی آزمائش کی تو ان سے چند ترک اولیٰ صادر ہوئے، جن کو خدا نے معاف فرمایا۔ لقمانؑ اکثر داؤدؑ سے مُلاقات کے لئے آتے اور اُن کو نصیحتیں کرتے اپنے علم و حکمت و مواعظ کی زیادتی کے ساتھ۔ حضرت داؤدؑ اُن سے کہتے کہ خوشا حال آپ کا کہ آپ کو حکمت عطا کی گئی اور ابتلا و امتحان آپ سے اٹھا لئے گئے اور خلافت داؤدؑ کو دی گئی اور اس کو معرض امتحان میں لایا گیا۔ خداوند عالم نے حضرت لقمانؑ کا ذکر قرآن مجید میں کیا ہے کہ "یقیناً ہم نے لقمانؑ کو حکمت عطا کی اور کہا کہ خدا کا شکر کرو اور جو بھی شکر کرتا ہے وہ اپنے نفع کے واسطے کرتا ہے اُس کا نفع خدا کو نہیں پہنچا اور جو کفران نعمت کرتا ہے تو وہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کرتا بلکہ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور خدا تو شکر کرنے والوں کے شکر سے اور عبادت کرنے والوں کی عبادت سے بے نیاز اور ہر حال میں حمد کے لائق ہے"۔

جناب امیر علیہ السّلام نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت لقمانؑ سے پُوچھا کہ لوگوں میں کون شخص افضل ہے فرمایا کہ مومن غنی۔ پُوچھا کہ آپ کا مطلب مال میں غنی ہونا ہے فرمایا نہیں بلکہ علم میں کہ لوگ اگر اُس کے محتاج ہوں تو اس کے علم سے فائدہ حاصل کریں۔ اور اگر لوگ اُس سے مستغنی ہوں تو وہ خود اپنے علم پر اکتفا کر سکتا ہے۔ لوگوں نے پُوچھا لوگوں میں سب سے بدتر کون شخص ہے فرمایا وہ شخص جو پرواہ نہیں کرتا اس کی کہ لوگ اُس کو گنہگار دیکھیں۔ اسی طرح امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ سے لوگوں نے پُوچھا کہ آپ کے مسائل و امور حکمت میں کون سا امر ایسا ہے جس پر سب سے پہلے آپ اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کو کبھی

ترک نہیں کرتے۔ فرمایا ایسے امر کا ارتکاب میں نہیں کرتا جس کا میرے واسطے خدا متکفل ہو چکا ہے اور جو کام مجھ پر اُس نے چھوڑ دیا ہے اُس کو میں ضائع نہیں کرتا۔

جب حضرت لقمانؑ اپنے شہر سے نکلے اور موصل کے ایک گاؤں میں مقیم ہُوئے جس کو ماس کہتے تھے تو اُس جگہ کسی نے آپ کی متابعت نہیں کی اور وہاں آپ نے کسی کو اپنا ہمنوا نہ پایا تو ان کا دل تنگ ہوا اور اپنے مکان کا دروازہ بند کر کے اپنے فرزند کو اس قدر نصیحتیں کیں کہ وہ سراپا حکمت سے معمور ہو گیا اور اسرار حکمت لقمانی اس کے دل میں پیوست ہو گئے۔ جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے کہ "یاد کرو اس وقت کو جبکہ لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا جبکہ وہ اس کو نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے پیارے فرزند کسی کو خدا کا شریک مت قرار دینا کیونکہ یہ اپنے اوپر ظلم عظیم ہے۔ اے فرزند تیری نیکی یا بدی اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو گی خدا اس کو قیامت میں ضرور حاضر کرے گا اور اس کا حساب تجھ سے لے گا بیشک خدا لطیف یعنی صاحب لطف و کرم ہے یا اُس کا علم امور کے لطائف پر محیط ہے اور وہ خبیر ہے یعنی اُس کا علم ہر پوشیدہ سے پوشیدہ شئے تک پہنچا ہوا ہے اے میرے فرزند نماز کو قائم رکھو اور لوگوں کو نیکی کا حکم کرو اور بدی سے باز رکھو اور جو کچھ بلائیں تم پر نازل ہوں اُن پر صبر کرو اس لئے کہ یہ سب ایسے اُمور ہیں کہ جن کی رعایت خدا نے لوگوں پر لازم قرار دے دی ہے اور لوگوں کی طرف سے غرور کے ساتھ اپنا رُخ نہ پھیر لینا اور زمین پر سرکشی کے ساتھ اتراتے ہُوئے نہ چلنا اس لئے کہ خدا اُس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر و شیخی کے ساتھ چلتا ہے اور لوگوں پر فخر کرتا ہے۔ اور میانہ روی اختیار کرو نہ بہت تیز نہ بالکل آہستہ اور اپنی آواز پست رکھو۔ چلا کر باتیں نہ کرنا کیونکہ بد ترین آواز گدھے کی آواز ہے"۔ حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند تاتان کو وصیت اور جو نصیحتیں کیں اُن میں سے چند یہ ہیں جن کو میں نمبر وار بیان کر رہا ہوں۔

(۱): اے فرزند، جس روز سے تونے دُنیا میں قدم رکھا ہے در حقیقت تونے دُنیا کی جانب پشت اور آخرت کی جانب مُنہ کر لیا ہے۔ یعنی آخرت کی طرف چل رہا ہے اور مراحل آخرت طے کر رہا ہے لہٰذا وہ گھر جس کی طرف تونے رُخ کیا ہے تجھ سے بہت نزدیک ہوتا جا رہا ہے اور وہ گھر دُنیا جس میں تو موجود ہے ہر روز تجھ سے دُور ہو رہا ہے۔

(۲): اے فرزند، دُنیا سے اتنا ہی لو جو تیرے لئے کافی ہو اور بالکل حصول دُنیا کو ترک مت کر کہ تم لوگوں کا عیال بن جائے۔ یعنی تمہاری فکر دوسروں کو کرنا پڑے اور تم اُن کے محتاج ہو جاؤ۔ اور دُنیا میں بھی اس طرح منہمک نہ ہو جا کہ اپنی آخرت کو تو کھو بیٹھے۔ دُنیا کے مسلکوں سے نجات کے لئے تو ایمان و پرہیز گاری کو کشتی قرار دے دے اور جو سرمایہ تو اُس میں رکھے وہ چاہیئے کہ خدا پر، انبیاء و مرسلین پر اور اُن کے ارشادات پر ایمان ہو۔ اُس کشتی کا بادبان تم توکل علی اللہ کو بناؤں اور اُس کشتی میں اپنا توشہ حرام و مکروہات سے پرہیز کو قرار دے۔ ناخدا عقل ہو جس کی تدبیر سے وہ رواں ہو۔ معلم و رہنما اس کا علم ہو۔ لنگر اس کا بلاؤں پر ترک محرمات و اطاعت کی تکلیفوں پر صبر ہو۔ پھر اگر نجات تو پا گیا تو خدا کے رحمت کے سبب اور اگر تو ہلاک ہوا تو اپنے گناہوں کے سبب سے۔

(۳): اے فرزند، دُنیا کی خواہش مت کر اور اُس میں مشغول مت ہو کیونکہ کوئی مخلوق خدا کے نزدیک دُنیا سے زیادہ بے حقیقت نہیں ہے کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ خدا نے دُنیا کی نعمتوں کو اپنے فرمانبرداروں کا ثواب و اجر نہیں قرار دیا اور نہ دُنیا کی تکلیفوں اور عذاب کو گنہگاروں کا عقاب بنایا۔

(۴): اے فرزند، تیرے اخلاق اور خلق کے سوا کوئی تیرے کام نہیں آئے گا۔ تیرا اخلاق تیرے اور تیرے خدا کے درمیان تیرا دین ہے۔ اور تیرا خُلق تیرے اور لوگوں کے درمیان رابطہ ہے لہٰذا لوگوں کے ساتھ دشمنی مت کر بلکہ اخلاق پسندیدہ کا ہمیشہ اظہار کر۔

(۵): اے فرزند، اپنی دُنیا کو آخرت کے لئے فروخت کرتا کہ دُنیا و آخرت دونوں میں تو فائدہ پائے اور آخرت کو دُنیا کے عوض مت بیچ، ورنہ دونوں جہان میں تو نقصان میں رہے گا۔

(۶): اے فرزند، دُنیا تھوڑی ہے اور تیری عمر کوتاہ اور اپنی قلیل عمر میں دُنیائے قلیل کو حاصل کرنے میں توجہ مت کر۔

(۷): اے فرزند، اگر بچپنے میں تو نے ادب سیکھ لیا تو بڑا ہو کر اُس سے فائدہ اٹھائے گا۔ اور جو شخص آداب حسنہ کی فضیلت جانتا ہے، اس کے حاصل کرنے میں اہتمام کرتا ہے اور جو شخص اس میں اہتمام رکھتا ہو گا اُس کی حصول کی تکلیف کو برداشت کرتا ہے اور جس نے آداب حسنہ کو اس طرح حاصل کیا وہ سعی بلیغ کرتا ہے اس کو قائم رکھنے میں اور جب حاصل کر لیتا ہے تو اپنے تئیں اُن آداب سے متصف کرتا ہے اور جب اپنی ذات میں اُن آداب کو سمو لیتا ہے تو دُنیا و آخرت میں اُس کا نفع پاتا ہے۔ پس آداب پسندیدہ کی عادت ڈال تا کہ تو نیکوں کا جانشین ٹھہرے اور اپنے بعد والوں کو تو اُن سے نفع پہنچائے۔ تا کہ وہ اُن اطوار میں تیری پیروی کریں اور دوست تجھ سے نیکی کی امید رکھیں اور دشمن خوفزدہ رہیں۔ ہرگز اُن کے حاصل کرنے میں کاہلی و سستی نہ کرنا اور اُن آداب حسنہ کے سوا کسی اور چیز کے حاصل کرنے کی طرف متوجہ مت ہونا۔ لوگ اگر تجھ کو دُنیا میں مغلوب کر دیں اور دُنیا تجھ سے چھین لیں تو غم مت کرنا بلکہ کوشش کر کہ آخرت کے امور میں تو مغلوب نہ ہونے پائے۔ اور آخرت تجھ سے کوئی نہ چھین لے اور امر آخرت میں مغلوب ہونے کا یہ مطلب ہے کہ تو علم اُس جگہ سے نہ حاصل کرے جہاں سے کرنا چاہیئے اور دن و رات کے اوقات کے کچھ حصّے طلب علم کے لئے تجھ کو مقرر کرنا چاہیئے کیونکہ کوئی چیز انسان کے علم کو ضائع نہیں کرتی مثل ترک تحصیل علم کے۔ یعنی ترک علم اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو کچھ تو نے علم حاصل کیا ہے وہ بھی ضائع ہو جائے۔

(۸): اے فرزند، بہترین اخلاق حکمت ہے جس کا حاصل کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے وُہ دین خدا ہے اور دین خدا کی مثال اُگے ہوئے درخت کی سی ہے۔ جس کا پانی خدا پر ایمان لاتا ہے جس سے وہ درخت زندہ اور باقی ہے۔ اس کی جڑ نماز ہے جس سے وہ قائم اور برقرار ہے۔ اس درخت کا تنہ زکٰوۃ ہے اور اس کی شاخیں اپنے برادران ایمانی سے محض خدا کے لئے برادری قائم رکھنا ہے اور اس کی پتیاں اخلاق پسندیدہ ہیں اُس کے پھل خدا کی نافرمانیوں سے باہر آنا ہے اور کوئی درخت کامل نہیں ہوتا جب تک اُس کا پھل عمدہ نہ ہو اسی طرح آدمی کا دین کامل نہیں ہوتا جب تک محرمات الٰہی ترک نہ کرے۔

(۹): اے فرزند، لوگوں کو گالی مت دینا کیونکہ یہ ایسا ہے کہ تونے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

(۱۰): اے فرزند، اگر اتنا مال تیرے پاس نہ ہو کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ تو سلوک کر سکے اور اپنے برادران ایمانی پر صرف کر سکے تو ان کے ساتھ خوشخوئی و حوشروئی میں کمی مت کر۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے اخلاق کو اچھا رکھتا ہے نیک لوگ اس کو دوست رکھتے ہیں اور بُرے لوگ اُس سے کنارہ کش رہتے ہیں اور تو راضی رہ اُس پر جو کچھ خدا نے تیرے لئے مقدر فرمادیا ہے تاکہ ہمیشہ مسّرت و شادمانی کے ساتھ تو بسر کرے اور اگر تو چاہتا ہے کہ دُنیا کی تمام عزتیں تجھے حاصل ہو جائیں تو تو اُن چیزوں کی لالچ دل سے نکال دے جو دوسروں کے قبضہ میں ہیں اس لئے کہ اس مرتبہ پر نہ کوئی پیغمبر نہ کوئی صدیق پہنچا مگر یہ کہ اُس نے اُن چیزوں کی پرواہ نہ کی جو لوگوں کے اختیار میں تھیں۔

(۱۱): اے فرزند، گذشتہ زمانہ کے نیک لوگ دُنیا کے فریب میں آگئے تو اُن کے بعد والے اُس کے فریب سے کیونکر بچ سکتے ہیں۔

(۱۲): اے فرزند، دُنیا کو اپنے لئے قید خانہ قرار دے تاکہ آخرت میں بہشت تیرے لئے ہو۔

(۱۳): اے فرزند، جھگڑالو کے ساتھ مجادلہ مت کر اور نہ کسی داناو عقلمند سے منازعت کر اور کسی رئیسی کے ساتھ دشمنی مت کر اور ظلم کرنے والوں کے ساتھ ہمراہی اور ہم نشینی مت کر اور کسی فاسق سے برادرانہ رشتہ مت جوڑ اور کسی بدنام کی صحبت میں مت بیٹھ اور اپنے علم کو ضبط اور پوشیدہ رکھ جس طرح کہ اپنی دولت کو پوشیدہ رکھتا ہے۔

(۱۴): اے فرزند، لوگوں کے ساتھ ان کے طریقہ کے خلاف اُن سے ہمنشینی مت کر اور ایسے امور کی اُن سے اُمید مت رکھ جو اُن پر دشوار ہو ورنہ ساتھی تجھ سے ہمیشہ متنفر رہیں گے اور دوسرے لوگ بھی کنارہ کش ہو جائیں گے پھر تو تنہا ہو جائے گا اور تیرا کوئی ساتھی نہ ہو گا جو تیرا مونس ہو اور نہ تیرا کوئی بھائی ہو گا جو تیرا مددگار ہو۔ اور جب تو تنہا ہو جائے گا ذلیل و خوار اور بیقدر ہو گا۔ ایسے شخص سے عذر خواہی مت کر جو تیرا عذر قبول نہ کرے اور کچھ تیرا حق اپنے اوپر نہ سمجھے اور اپنی حاجت برآئی میں کسی سے مدد مت طلب کر سوائے اُس کے جو اُس کام کے کرنے کی تجھ سے کچھ اُجرت لے۔ کیونکہ جب ایسا ہو گا تو وہ تیرے کام کو کرے گا۔ اس طرح جس طرح اپنے لئے کرتا ہے اس لئے اُس حاجت کے پورا ہونے کے بعد دنیائے فانی میں بھی اس کو کچھ فائدہ پہنچے گا اور آخرت میں بھی وہ ماجور و مثاب ہو گا لہٰذا وہ اُس حاجت برآئی میں کوشش کرے گا۔ اور تجھ کو چاہیئے کہ اپنے لئے رفیق اور احباب اگر تو اختیار کرے اور جن سے اپنے کاموں میں مدد چاہے وہ اہل مروت و صاحب مال و دولت اور اہل عقل و مالک عزت و عفت ہوں کہ اگر تو ان کو کوئی نفع پہنچائے تو وہ تیرا شکر کریں اور اگر تو ان سے جُدا ہو جائے تو وہ تجھے یاد کریں۔

(۱۵): اے فرزند، کسی جاہل کو کسی جگہ پیغام پہنچانے کے لئے مت بھیج اگر کوئی عاقل نہ ملے تو خود اپنا پیغام پہنچا۔

(۱۶): اے فرزند، تجھ کو ایسا شخص اچھا نہیں معلوم ہوتا جو بد زبان ہوتا ہے اور لوگ اس کی زبان سے ڈرتے ہیں۔ قیامت میں ایسے شخص کی زبان و دل پر مہر لگادی جائے گی۔ اور اُس کے اعضاو جوارح گواہی دیں گے۔ جو کچھ اُس نے کیا ہے۔

(۱۷): اے فرزند، جلسوں اور مجلسوں میں جا اور عبرت کی نگاہ سے نظر کر اگر تو دیکھے کسی جماعت کو جو یاد خدا کر رہی ہو اُن کے ساتھ بیٹھ کیونکہ اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تجھ کو نفع پہنچائے گا اور تیرے علم میں اضافہ ہوگا اور اگر تو بے علم ہے تو اُن سے علم حاصل کرے گا۔ شاید رحمت خدا اُن پر نازل ہو اور وہ تجھ کو بھی گھیرے۔

(۱۸): اے فرزند، لوگوں کے ساتھ ضرورت سے زیادہ راہ و رسم قائم مت کر کہ جدائی اور دوری کا سبب بن جائے اور لوگوں سے علیٰحدگی بھی اختیار مت کر ورنہ تو خوار و ذلیل ہو جائے گا۔ ہر حیوان اپنی جنس کو دوست رکھتا ہے مگر انسان آپس میں ایک دُوسرے کو عزیز نہیں رکھتا اور لطف و احسان بہت زیادہ وسیع نہ کر مگر اس شخص کے ساتھ جو طالب ہو جس طرح بھیڑیئے اور بکری میں دوستی نہیں ہو سکتی نیک اور بد میں دوستی نہیں ہوتی۔ جو شخص بُرائی سے نزدیک ہوتا ہے ضرور اُس میں وہ بُرائی کچھ نہ کچھ پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح جو شخص کسی بدکار کا شریک و مصاحب ہوتا ہے اس کی برائیوں سے ضرور کچھ سیکھتا ہے۔ جو شخص لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا پسند کرتا ہے گالی کھاتا ہے۔ جو شخص بُروں کی مجلس میں داخل ہوتا ہے تہمت لگائی جاتی ہے اور جو شخص بُروں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اُن کی بُرائیوں سے محفوظ نہیں رہتا اور جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا پشیمان ہوتا ہے۔

(۱۹): اے فرزند، عقلمند عالموں کی صحبت اختیار کر اور اُن کے قریب بیٹھ اور اُن سے مجادلہ مت کرنا کہ وہ اپنا علم تجھ سے روک دیں۔

(۲۰): اے فرزند، بادشاہوں کا قرب مت اختیار کر ورنہ تجھ کو وہ مار ڈالیں گے اور جو کچھ وہ کہیں اس کی اطاعت مت کر ورنہ تو کافر ہو جائے گا۔

(۲۱): اے فرزند، فقیروں اور غریب مسلمانوں کے ساتھ ہمنشینی اختیار کر اور یتیموں کے لئے پدر مہربان بن کر رہ اور بیووں کے واسطے شفیق شوہر کے مانند ہونا۔

(۲۲): اے فرزند، فاسقوں کے ساتھ ہر گز مصاحبت نہ کر کیونکہ وہ مثل کتوں کے ہیں اگر تیرے پاس کچھ پائیں تو کھالیں اور اگر نہ پائیں تو تیری مذمت کریں اور تجھ کو رسوا کریں اور اُن کی محبت ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ہوتی۔

(۲۳): اے فرزند، اپنے دشمن کے لئے تو کوئی حربہ تیار رکھے جس سے اُس کو زمین پر گرادے اور وہ حربہ یہ ہے کہ تو اُس سے مصافحہ کرے اور خوشنودی ظاہر کرتا رہے اور اس سے علیٰحدگی اختیار مت کر اور نہ دشمنی کا اظہار کرتا کہ جو کچھ وہ دل میں تیرے نقصان کی باتیں رکھتا ہو وہ تجھ پر ظاہر کر دے۔

(۲۴): اے فرزند، اپنے دشمن کے خلاف ..... محرمات کے ترک سے، اپنے دین میں کسب فضیلت اور مروت کے ذریعہ سے اپنی مدد کر اور اپنے نفس کو معصیت الٰہی اور اخلاق ناپسندیدہ سے پاک رکھ کر اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھ اور اپنے باطن کو نیک کر جب تو ایسا کرے گا تو خدا کے راز کے سبب تو اس سے بے خوف رہے گا کہ دشمن تیرے عیب سے خبردار ہو یا کوئی لغزش تجھ میں پائے اور اُس کے مکر و فریب سے بے خوف مت رہ ایسا نہ ہو کہ کسی حال میں تجھ غافل پائے اور تجھ پر غالب ہو جائے اور پھر کوئی عذر نہ قبول کرے اور چاہیئے کہ تو ہر حال میں اُس سے خوشنودی کا اظہار کرتا رہے۔

(۲۵): اے فرزند، نیکوں کی دشمنی فاسقوں کی دوستی سے بہتر ہے کیونکہ اگر مومن صالح پر اگر تو ظلم کرے گا تو وہ تجھ پر ظلم نہیں کرے گا اور اگر اس کی بدخواہی کرے گا تو وہ تجھ سے راضی رہے گا اور فاسق اپنے ہی حق نعمت کی رعایت نہیں کرتا تو تیرے حق کی رعایت کب کرے گا۔

(۲۶): اے فرزند، جس سے بھی تو ملاقات کرے پہلے سلام اور مصافحہ کر بعد اس کے ہمکلام ہو۔

(۲۷): اے فرزند، لوگوں کو تکلیف مت پہنچاور نہ تجھ کو دشمن رکھیں گے اور اُن سے بُرائی مت لے ورنہ تجھ کو ذلیل سمجھیں گے اور بہت میٹھا نہ بن کہ تجھ کو کھالیں اور ایسا تلخ بھی نہ بن کہ تجھ کو دُور پھینک دیں۔

(۲۸): اے فرزند، جب کبھی تو کسی جماعت کے ساتھ سفر کرے اپنے معاملات میں اُن سے بہت مشورہ کرتا رہ اور ان کے معاملات میں بھی۔ اور اُن کے سامنے زیادہ متبسم مت رہ اور اپنے توشہ میں صاحب کرم رہ۔ جب وہ لوگ تجھ کو بلائیں تو اُن کے پاس جا۔ جب تجھ سے کسی کام میں مدد مانگیں اُن کی مدد کر اور تین باتوں میں اُن سے بڑھ کر رہنا۔ خاموشی میں۔ نماز کی ادائیگی میں اپنے اموال سے سخاوت و جوانمردی میں جو کچھ رکھتا ہو۔ جب وہ لوگ تجھ سے کسی حق کی گواہی کے خواستگار ہوں تو تو ان کا گواہ ہو جب تجھ سے مشورہ کریں تو اپنی رائے دینے میں ان کی بھلائی کی بہت زیادہ کوشش کر۔ اور رائے دینے میں جلدی مت کر جو اُن کے لئے تو پسند کرے جب تک کہ اُس میں تو خوب غور و خوض نہ کرے اور اُس مشورہ میں اپنا جواب اُس وقت تک مت دے جب تک تو وہاں سے اُٹھے۔ چلے پھرے سوئے نماز پڑھے اور ان تمام حالات میں اپنی فکر و حکمت کو اُن کے مشورہ میں صرف نہ کرے اس لئے کہ جو شخص کسی کے لئے اپنی نصیحت و خیر خواہی کو خالص نہیں کر لیتا خداوند عالم اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے اور امانت داری اُس سے زائل کر دیتا ہے۔

(۲۹): اے فرزند، بزرگوں سے مشورہ کر اور کم عمر والوں سے مشورہ کرنے میں شرم کر۔

(۳۰): اے فرزند، پہلے ساتھی پیدا کر پھر سفر کر۔

(۳۱): اے فرزند، اگر تو کسی معاملہ میں بادشاہ کا محتاج ہو تو اُس سے بہت عاجزی اور خوشامد مت کرنا اور کوئی حاجت اُس سے مت طلب کرنا جب تک کہ اُس کا مناسب وقت اور موقع نہ آجائے اور وہ وقت وہ ہے جبکہ وہ تجھ سے خوش ہو اور اُس کا دل فکر و پریشانی سے خالی ہو اور تم دل تنگ نہ ہو اس سے کہ تو کوئی حاجت طلب کرے اور وہ پوری نہ ہو کیوں کہ اُس کا پُورا کرنا خدا کے اختیار میں ہے اور اُس کے لئے وقت معین ہوتا ہے جب وقت آجاتا ہے تو وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے لیکن خدا کی جانب لو لگا اور اُسی سے طلب کر اور دُعا کے وقت اپنی انگلیوں کو ذلت و عاجزی کے ساتھ حرکت دیتا رہ۔

(۳۲): اے فرزند، سب سے بد تر پریشانی عقل کی پراگندگی ہے اور سب سے بڑی معصیّت، معصیّت دین ہے اور سب سے بد تر آفت، آفت ایمان ہے اور سب سے زیادہ نفع بخش دل کی تونگری ہے لہٰذا اپنے دل کو علم و یقین و اخلاق حسنہ سے تونگر بنا اور دُنیا کی روزی پر قناعت کر جو مل جائے اور خدا کے معین کئے ہوئے پر راضی رہ اس لئے کہ جو چوری یا لوگوں کے مال میں خیانت کرتا ہے خدا اُس سے روزی حلال کو روک دیتا ہے۔ جو اُس نے اُس کے لئے مقدر فرمایا ہے اور گناہ اُس کے لئے رہ جاتا ہے اگر جو شخص صبر کرتا ہے روزی حلال ان کو پہنچتی ہے اور دُنیا و آخرت کا عذاب اُس کے لئے نہیں ہوتا۔

(۳۳): اے فرزند، ہزار دوست بنا کیونکہ ہزار دوست کم ہیں اور ایک کو بھی دشمن نہ بنا کیونکہ ایک بھی دشمن بہت ہے۔

(۳۴): اے فرزند، نیکی اس شخص سے کر جو اُس کا اہل اور مستحق ہو اور اس سے تیری غرض خوشنودی خدا ہو دُنیا کا فائدہ نہ ہو۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے میں میانہ روی اختیار کرنہ کمی کر کہ تیرے پاس ہو اور تو نہ دے اور نہ زیادتی کر کہ خود دوسروں کو دے کر محتاج بن جائے۔

(۳۵): اے فرزند، میں نے پتھر و لوہا اور ہر وزنی چیز کو اُٹھایا اور برداشت کر لیا ہے لیکن کسی بوجھ کو ہمسایہ بد سے گراں تر نہیں پایا اور تلخ چیزوں کا مزہ میں نے چکھا ہے لیکن کسی چیز کو پریشانی اور دُنیا والوں کے سامنے محتاجی سے زیادہ تلخ نہیں پایا۔

(۳۶): اے فرزند، جن اہل علم سے تو نے اخوت قائم کی ہے اور جن کو اپنا دوست بنایا ہے اگر وہ لوگ تیرے وفادار ہوں تو تجھ کو ان کی اصلاح کا خیال رہنا چاہیئے اور اگر وہ تجھ سے برگشتہ ہو جائیں تو اُن سے پرہیز کر کیونکہ اُن کی دشمنی سے بہ نسبت غیروں کی دشمنی کے تجھ کو بہت نقصان پہنچے گا کیونکہ جو کچھ وہ لوگ تیرے حق میں کہیں گے لوگ اس کی تصدیق کریں گے اس لئے کہ وہ لوگ تیرے حال سے واقف ہیں۔

(۳۷): اے فرزند، ضرور پرہیز کر دل تنگ ہونے سے۔ کج خلقی کرنے اور بے صبر ہونے سے اُن اُمور پر جو تو اپنے دوستوں سے دیکھے کیونکہ اس طرح دوستی قائم نہیں رہتی اور اپنے لئے معاملات میں تاخیر کرنا لازم قرار دے لے۔ کسی معاملہ میں بغیر اُس کے نتیجہ پر غور کئے ہوئے جلدی مت کر اور اپنے بھائیوں اور دوستوں کی زحمت و تکلیف دہی پر صبر کر اور اپنے اخلاق کو تمام انسانوں کے لئے بہتر قرار دے۔

(۳۸): اے فرزند، اگر حکما و عقلا تجھ کو ماریں اور آزار پہنچائیں تو تیرے لئے بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ جاہل و نادان تجھ کو تیل و خوشبو کی مالش کریں۔

(۳۹): اے فرزند، ایسے امر کو مت طلب کر جس پر تجھ کو قدرت نہ ہو اور اُس کے اسباب حاصل نہ ہوں اور ایسے امر کو ترک کر جس کے حصول کا امکان ہو اور اس کے اسباب تجھ کو حاصل ہوں تاکہ تیری رائے غلط نہ ہو اور تیری عقل ضائع نہ ہو۔

(۴۰): اے فرزند، تجھ سے پہلے لوگوں نے اپنے اہل وعیال کے لئے مال جمع کئے تو نہ وہ خود باقی رہے نہ وہ مال باقی رہا جو کچھ جمع کیا تھا اور نہ وہی لوگ باقی رہے جن کے واسطے جمع کیا تھا۔ اور تو ایک بندۂ مزدور ہے کہ تجھ کو چند کاموں کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے لئے کچھ اُجرت مقرر کی گئی ہے لہٰذا اپنا کام کر اور اپنی مزدوری لے اور اس دُنیا میں اُس بھیڑ کی طرح مت رہ جو کسی چراگاہ میں جا پڑتی ہے تو خوب کھا کھا کر موٹی ہو جاتی ہے تو اس کو اس کی موٹائی کی وجہ سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کی موت کا سبب اُس کی فربہی ہوتی ہے لیکن گذر دُنیا سے اُس پل کی طرح جو کسی دریا پر بنایا گیا ہو جس پر تو گذرتا ہے اور کبھی اُس پر واپس نہیں آتا۔ اور اپنی دُنیا کو آیا و مت کر کیونکہ تجھ کو اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے اور سمجھ لے کہ جب تو قیامت میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ تو چار چیزوں کے بارے میں تجھ سے سوال ہوگا۔ تیری جوانی کے بارے میں کہ کس چیز میں تو نے ختم کی۔ تیری عمر کے بارے میں کہ کس مشغلہ میں فنا کیا۔ تیرے مال کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کیا اور کس طرح صرف کیا۔ پس ان باتوں کے جواب کے لئے تیار رہ اور جو کچھ دُنیاوی مال ومتاع ضائع ہو جائے اُس کا غم کبھی مت کر کیونکہ تھوڑا مال باقی نہیں رہتا اور زیادہ کے وبال سے بے خوف و مطمئن نہ رہنا چاہیئے۔ لہٰذا ہمیشہ دُنیا کے شر سے پرہیز رکھ اور آخرت کے کاموں میں مشغول رہ اور غفلت کا پردہ اپنی آنکھوں سے ہٹا دے اور اپنے کو اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے پروردگار کی نیکیوں میں داخل کر۔ اور ہر وقت دل میں توبہ کرتا رہ اور کوشش کر و امور نیک کی تحصیل میں جب تک تجھ کو مہلت ہے قبل اس کے کہ تو ارادہ کرے اور قضائے الٰہی تیری طرف متوجہ ہو اور کارکنان قضا و قدر تیرے اور تیرے ارادوں کے دومیان حائل ہوں۔

(۴۱): اے فرزند، ایسے امر کے حصّول میں جس سے تجھ کو نفع پہنچے بہت محنت و تکلیف کو کم سمجھ اور ایسے امر کے ارتکاب میں جس سے تجھ کو نقصان کا اندیشہ ہو تھوڑی محنت کو بھی بہت شمار کر۔

(۴۲): اے فرزند، پریشانی اُس مال سے بہتر ہے جس کو تو ظلم سے حاصل کرے اور ظالم ٹھہرے۔

(۴۳): اے فرزند، حسد سے پرہیز کر اور اس کو اپنی شان کے لائق اور اپنا عمل مت قرار دے اور دُنیاوالوں کے ساتھ بدی کرنے سے گریز کر اور اُس کو اپنی خواہش مت بنا۔ کیونکہ ان دونوں خصلتوں سے تو سوائے اپنے نفس کے کسی کو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور جب تو نے خود اپنی ذات کو نقصان پہنچایا تو تو نے اپنے دشمن کی کارسازی خود ہی کی، اس لئے کہ اپنی ذات سے تیری دشمنی تیرے لئے بہت زیادہ نقصان وہ ہے بہ نسبت دوسروں کی دشمنی کے۔

(۴۴): اے فرزند، اپنی اطاعت کو خالص قرار دے اور کسی معصیت سے اس کو آلودہ نہ ہونے دے اور اپنی اطاعت کو اہل حق کی متابعت سے زینت دے اس لئے کہ اہل حق کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اُس کو علم و دانائی کے ساتھ زینت دے اور بردباری سے اپنے علم کی حفاظت کر جس میں کوئی حماقت نہ ہو اور اپنے علم کو جمع کر نرمی کے ساتھ جس میں کوئی بیوقوفی اور بے عقلی شامل نہ ہو اور اُس کے دروازہ کو مضبوط کر دُور اندیشی سے جس کے ساتھ بردباری نہ ہو اور اپنی دُور اندیشی کو لطف کے ساتھ مخلوط کر جس میں سختی و درشتی نہ ہو۔

(۴۵): اے فرزند، خدا سے ڈر جو ڈرنے کا حق ہے اور اُس کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور امید رکھ خدا سے مگر ایسی امید نہیں کہ تو اُس کے عذاب سے بے خوف ہو جائے۔

(۴۶): اے فرزند، اپنے نفس کو خواہشوں سے باز رکھ کیونکہ ہلاکت اُس کی خواہشوں میں ہے۔

(۴۷): اے فرزند، ہر روز نیا روز ہوتا ہے جو وہ خداوند عالم کے نزدیک تیرے اعمال کی گواہی دے گا۔

(۴۸): اے فرزند، بدی سے دوری اختیار کرتا کہ وہ خود تجھ سے دوری اختیار کرے۔

(۴۹): اے فرزند، احسان کر اُس کے ساتھ جو تیرے ساتھ بدی کرے اور دُنیا کو بہت مت حاصل کر کیونکہ تجھ کو اُس سے نکل جانا ہے اور دیکھ کہ وہاں سے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵۰): اے فرزند، لوگوں پر اپنے تئیں ایسا ظاہر کر گویا کہ تیرا دل فاجر و بدکار ہے اور تو خدا کے قہر و غضب سے خوفزدہ ہے۔

(۵۱): اے فرزند، جہنم کی آگ قیامت کے روز ہر شخص کو گھیرے گی اور کوئی شخص نجات نہیں پائے گا سوائے اُس شخص کے جس پر خدا رحم فرمائے۔

(۵۲): اے فرزند، لوگوں کی جانیں اُن کے کردار کے عوض گرد ہیں، لہٰذا اُن پر اُن کے دلوں اور ہاتھوں کے گناہوں کے سبب وائے ہو۔

(۵۳): اے فرزند، توبہ کرنے میں دیر نہ کر کیونکہ موت بغیر خبر و اطلاع کے آتی ہے اور کسی کی موت پر طعنہ زن نہ ہو کیونکہ موت تجھے بھی آئے گی اور اُس شخص کا مذاق مت اڑا جو کسی بلا میں مبتلا ہو جائے اور اپنی نیکی و احسان لوگوں سے مت قطع کر۔

(۵۴): اے فرزند، جب تک شیطان دُنیا میں ہے گناہوں سے مطمئن مت ہو۔

(۵۵): اے فرزند، غصّہ کے وقت اپنے کو سنبھال تاکہ تو جہنم کا کندہ نہ بنے۔

(۵۶): اے فرزند، جو شخص کہتا ہے کہ مجھے بخش دے تم اُس کو نہیں بخشتے اور نہیں مُعاف کرتے مگر اُس شخص کے گناہ کو جو اپنے پروردگار کی فرمانبرداری پر عمل کرتا ہے۔

(۵۷): اے فرزند، خدا سے ڈر جو ڈرنے کا حق ہے اگر تو جن وانس کی نیکیوں کے برابر نیکیاں رکھتا ہو اور موقف حساب پر آجائے تو ڈرتا رہ کہ تجھ پر عذاب کریں گے اور خدا سے امید وار رہ اس طرح کہ اگر تو جن وانس کے گناہوں کے برابر گناہ لے کر محشر میں آئے تب بھی خدا تجھ کو بخش دے گا۔ یہ سُن کر آپ کے فرزند نے کہا اے پدر بزرگوار میں ایسی طاقت کہاں سے لا سکتا ہوں کہ امید وخوف کو ایک جگہ جمع کر دوں حالانکہ میرے سینہ میں صرف ایک ہی دل ہے فرمایا کہ اے فرزند اگر دل مومن باہر نکال کر شگافتہ کیا جائے تو یقیناً اس میں سے دو نور نکلیں گے۔ ایک نور خدا سے خوف کا دوسرا خدا سے امید کا اگر دونوں کو وزن کیا جائے تو ایک ذرّہ کے برابر دونوں میں سے کوئی نہ زیادہ ہوگا نہ کم، لہٰذا جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اُس کے ارشادات کی تصدیق کرتا ہے اور جو شخص تصدیق کرتا ہے وہ اُس کے ارشادات پر عمل کرتا ہے اور جو شخص عمل نہیں کرتا تو یقیناً اُس نے ارشادات الٰہی کو باور نہیں کیا کیوں کہ ان اخلاق میں سے بعض گواہی دیتے ہیں بعض کی پس جو سچے دل سے خدا پر ایمان لایا ہے وہ خلوص سے خدا کے لئے طلب خیر میں عمل کرے گا اور جو شخص اس طرح عمل کرتا ہے تو وہ در حقیقت خدا پر ایمان لایا ہے اور جو شخص اطاعت خدا کرتا ہے وہ خدا سے ڈرتا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ اُس کو دوست رکھتا ہے اور جو خدا کو دوست رکھتا ہے اُس کے حکم کی تابعداری کرتا ہے اور جو شخص پیروی کرتا ہے بہشت اور خدا کی خوشنودی کا مستحق ہوتا ہے اور جو شخص خوشنودی کا طالب نہیں ہوتا تو اُس پر خدا کا غضب آسان ہو جاتا ہے اور میں غضب خدا سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۵۸): اے فرزند، مصاحب بد سے تنہائی بہتر ہے اور تنہائی سے نیک ساتھی بہتر ہے۔

(۵۹): اے فرزند، جب تو دیکھے اپنے ساتھیوں کو کہ پیدل چل رہے ہیں۔ان کے ساتھ تو بھی پیدل روانہ ہو اور جب وہ کسی کام میں مشغول ہوں تو بھی ان کا شریک ہو اور جب کوئی تصدیق کریں یا کسی کو قرض دیں تو بھی اُن کے ساتھ شامل رہ اور اُس کی بات سُن جس کی عمر تجھ سے زیادہ ہو اور جب تجھ کو کسی کام کے لئے کہیں یا تجھ سے کچھ مانگیں تو انکار مت کر۔ کیونکہ انکار نفس کی خرابی اور عجز کی دلیل ہے اور جب تم لوگ راستہ بھول جاؤ تو قیام کر لو اور اگر اس میں شک ہو کہ کونسا تمہارا راستہ ہے تو کھڑے ہو جاؤ اور آپس میں مشورہ کرو اور اگر ایک شخص کو دیکھو اور اُس سے منزل کا حال پوچھو تو اُس کے کہنے پر بھروسہ مت کرو کیونکہ ایک شخص جنگل میں انسان کو شک میں مبتلا کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص چوروں کا جاسوس ہوتا ہے یا کوئی شیطان ہوتا ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو راہ میں حیران و سرگردان کرے اور دو شخصوں سے بھی پرہیز کرو لیکن اگر ان میں سچائی کی کچھ علامتیں پاؤ جو میں نہیں بتا سکتا تو اُن پر اعتماد کرو کیونکہ عقل جب اپنی آنکھ سے کسی چیز کو دیکھتی ہے تو حق اس سے حاصل کر لیتی ہے اور جو موجود ہوتا ہے وہ موقع کے حالات جو ملاحظہ کرتا ہے اور وہ شخص جو غائب ہوتا ہے وہ نہیں دیکھتا اور نہ سمجھ سکتا ہے۔

(۶۰): اے فرزند، جو شخص تیرے ساتھ نیکی کرے تو اُس کے بدلے اُس کے ساتھ نیکی کر۔اور جو شخص تیرے ساتھ بدی کرے اُس کو اُس کی بدی پر چھوڑ دے۔ کیونکہ جو کچھ تو اُس کے لئے کرے گا وہ اُس سے بھی بدتر خود اپنے لئے کرتا ہے جو کہ تو اُس کے لئے نہیں کر سکتا۔

(۶۱): اے فرزند، زیادہ سے زیادہ دوست بنا اور دشمنوں کے شر سے بے خوف مت رہ کیونکہ اُن کے سینوں میں کینہ اُسی طرح پوشیدہ رہتا ہے جسطرح زمین کے اندر پانی چھپا ہوا ہے۔

(۶۲): اے فرزند، روزے اس قدر رکھو کہ تیری خواہشیں دور ہو جائیں۔ نہ اتنا کہ تجھ میں نماز کی طاقت نہ رہے کیونکہ خدا کے نزدیک روزے سے زیادہ محبوب نماز ہے۔

(۶۳): اے فرزند، جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کے سبب سے اس کو تاخیر میں مت ڈال پہلے نماز پڑھ لے اور اُس سے مطمئن ہو لے کیونکہ نماز اصل دین ہے اور نماز جماعت کو ترک مت کر اگرچہ بر سر نیزہ تو ہو اور سواری چوپایہ پر مت سو کیونکہ جلد اُس کی پیٹھ پر زخم ہو جاتا ہے اور یہ عقلمندوں کا کام نہیں ہے ہاں اگر کجادہ میں تو چاہے تو سورہ مگر اپنے جسم کے جوڑ بند کو سیدھا رکھ اور جب منزل کے نزدیک تو پہنچے تو چاہیئے کہ سواری سے اُتر آ اور منزل تک پیدل جا، وہاں پہنچ کر اپنے کھانے پینے سے قبل جانوروں کو چارہ دے۔ اور جب تو قیام کرنا چاہے تو ایسی زمین اختیار کر جو زیادہ خوش رنگ اور اُس کی مٹی زیادہ نرم اور گھاس زیادہ ہو اور جب تو منزل کرے تو قبل اس کے کہ تو بیٹھے دو رکعت نماز پڑھ لے اور جب رفع حاجت کے لئے تو جائے تو لوگوں سے بہت دور جا اور جب منزل سے روانہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کے اُس زمین کو وداع کر اور اُس زمین اور وہاں کے رہنے والوں پر سلام کر کیونکہ زمین کے ہر ٹکڑے پر کچھ ملائکہ ہوتے ہیں اور ممکن ہو تو جب تک کچھ صدقہ نہ دے لے کھانا مت کھا۔ اور چاہیئے کہ جب تک تو سوار رہے تلاوت کتاب خدا کرتا رہے اور تسبیح و ذکر خدا ہر کام کے ساتھ کرتا رہ اور جب کام سے تجھ کو فراغت ملے تو چاہیئے کہ تو دُعا کرے اور کبھی رات کے ابتدائی حصّہ میں سفر کیلئے مت روانہ ہو بلکہ تجھ کو نصف شب سے آخر تک چلنا چاہیئے اور ہر گزراہ میں اپنی آواز بلند مت کر۔

(۶۴): اے فرزند، پرہیز گاری خدا کو ایک تجارت سمجھ جس کا فائدہ تجھ کو پہنچے گا بغیر اس کے کہ تو سرمایہ رکھتا ہو اور جب تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے تو پہلے سے کچھ صدقہ بھیج دے جو اُس کو مٹا دے۔

(۶۵): اے فرزند، تجھ کو کوئی شخص امانت سپرد کرے تو اس کو اُسی طرح واپس کرنا تا کہ تیری دُنیا و آخرت محفوظ رہے اور تو امین بننا تا کہ تو انگر و بے نیاز رہو۔

(٦٦): اے فرزند، چاہیئے کہ وہ شخص عبرت حاصل کرے جس کا یقین خدا کی رزاقیت پر کم ہو اور اس کی نیت طلب روزی میں کمزور ہو اس لئے کہ خدا اس کو عدم سے عالم وجود میں لایا اور تین ایسی حالتوں میں اس کو روزی پہنچائی جن میں سے کسی ایک حالت میں اس کا کوئی وسیلہ وذریعہ حصول روزی کا نہ تھا۔ لہٰذا اس کو یقین رکھنا چاہیئے کہ وہ اس کو چوتھی حالت میں بھی روزی دے گا۔ ان تین حالتوں میں سے پہلی وہ ہے کہ خدا نے اس کو رحم مادر میں روزی پہنچائی نہ کہ گرمی نے اور دوسری وہ حالت جبکہ اس کو رحم مادر سے باہر لایا، اور روزی کو اس کے لئے اس کی ماں کے پستان کی پاکیزہ نہر سے جاری کیا جو اس کے لئے کافی تھی۔ اس کی اُس حالت میں تربیت کی اور نشو و نما فرمائی بغیر اس کے کہ اس کا کوئی جبلہ وذریعہ ہو اور اس کو کسب معاش کی طاقت اور حصول نفع و دفع ضرر کی قوت دی ہو اور تیسری حالت وہ تھی جبکہ اس کی دودھ کی روزی ختم کی تو ماں باپ کی کمائی سے اس کو رزق پہنچایا جو اپنی خوشی اور نہایت شفقت و مہربانی کے ساتھ اس پر صرف کرتے رہے اور اس کو اکثر و بیشتر اپنی ذات پر مقدم کرتے رہے یہاں تک کہ عاقل و بزوگ ہو کر روزی حاصل کرنے کے قابل ہوا اور حالات کو اپنے اوپر تنگ کر لیا اور اپنے پروردگار کی جانب گمان بد کرنے لگا اور اپنے مال سے حقوق الٰہی ادا کرنے میں انکار کرنے لگا اپنے اور اپنے اہل و عیال پر کمی کے خوف سے اور عدم یقین کے سبب روزی تنگ کرنے لگا، باوجود اس کے کہ جو کچھ وہ رضائے الٰہی کی راہ میں صرف کرتا ہے خدا اس کو دُنیا و آخرت میں اس کا عوض عطا فرماتا ہے تو ایسا بندہ کیا برا بندہ ہے۔

(٦٧): اے فرزند، یتیم کے مال کو مت کھاو ورنہ قیامت میں تو رسوا ہو گا اور اُس روز تجھ کو اُس مال کو واپس دینے پر مجبور کیا جائے گا مگر تو اُس جگہ نہ رکھتا ہو گا۔

(٦٨): اے فرزند، ہمیشہ امین رہ کیونکہ خیانت کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔

(۶۹): اے فرزند، ہر چیز کے لئے ایک علامت ہے جس سے وُہ چیز پہچانی جاتی ہے اور وُہ علامت اُس چیز کے لئے گواہی دیتی ہے اور دین کے لئے بھی تین علامتیں ہیں ایمان، علم اور عمل، ایمان کی تین علامتیں ہیں۔ خدا کی تصدیق، پیغمبران خدا کی تصدیق اور کتاب ہائے کی تصدیق، اور علم کی بھی تین علامتیں ہیں۔ اوّل یہ کہ اپنے خدا کو پہچانے اور یہ معلوم ہو کہ خدا کس عمل کو دوست رکھتا ہے اور یہ کہ کس عمل کو ناپسند کرتا ہے اور علم پر عمل کرنے والے کی تین علامتیں ہیں، نماز، روزہ اور زکوۃ۔ جو شخص دروازہ علم اپنے اُوپر بند کرلیتا ہے اور عالم نہیں ہوتا اس کی بھی تین علامتیں ہیں اُس شخص سے جھگڑا کرتا ہے جو اس سے زیادہ عقلمند ہے اور چند چیزیں ایسی بیان کرتا ہے جو اس کی استعداد و حیثیت سے بلند ہوتی ہیں باوجود اس کے کہ ان کے خلاف کرتا ہے اور اپنے سے کمزوروں پر ظلم کرتا ہے اور ظالموں کی اعانت کرتا ہے۔ منافقوں کی تین علامتیں ہیں اُس کی زبان اس کے دل سے موافق نہیں ہوتی اور اس کا دل اس کے کردار سے موافق نہیں ہوتا اور اُس کا ظاہر باطن سے موافق نہیں ہوتا۔ گنہگار کی تین علامتیں ہیں، لوگوں کے مال میں خیانت کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اُس کے خلاف کرتا ہے۔ ریاکار کی تین علامتیں ہیں، تنہائی میں عبادت الٰہی میں سستی کرتا ہے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتا ہے تو عبادات میں بیحد آمادگی وانہماک کا اظہار کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اس لئے کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں۔ حسد کرنیوالے کی تین علامتیں ہیں، لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائیاں کرتا ہے اور سامنے چاپلوسی کرتا ہے اور جب لوگوں پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو خوش ہوتا ہے۔ فضول خرچ کی تین علامتیں ہیں، وہ چیزیں کھاتا ہے جو اُس کی حیثیت سے زیادہ ہیں اور ایسا ہی لباس بھی پہنتا ہے اور لوگوں کو اپنی حیثیت سے زیادہ کھلاتا بھی ہے۔ کاہل کی تین علامتیں ہیں، کار خیر میں سستی کرتا ہے اور پیچھے ڈال دیتا ہے جب تک وہ ڈرایا نہ جائے اور اس قدر کاہلی کرتا ہے کہ وہ کام ضائع ہو جاتا ہے اور خود گنہگار ہوتا ہے۔ غافل کی تین علامتیں ہیں، عبادات میں سہو و شک کرنا، یاد خدا سے غفلت برتنا اور کار خیر کو بھول جانا۔

(۷۰): اے فرزند، امین بن تاکہ لوگوں کے مال سے تو بے نیاز رہے۔

(۷۱): اے فرزند، علم اس لئے مت حاصل کرو کہ تو اس کے ذریعہ سے علما و عقلمندوں پر فخر کرے، یا بیوقوفوں اور نادانوں سے جھگڑا کرے یا مجلسوں میں تو خود نمائی اور ناز کرے اور ان امور سے نفرت کے لئے ترک علم بھی مت کر۔

(۷۲): اے فرزند، جو تو نہیں جانتا علماء سے حاصل کر اور جو کچھ تو جانتا ہے اُسے لوگوں کو تعلیم دے۔

(۷۳): اے فرزند، بات کم کر اور خدا کو ہر مقام پر یاد کر کیونکہ خدا نے تجھ کو اپنے عذاب سے ڈرایا ہے اور تجھ کو داناو بینا قرار دیا ہے۔

(۷۴): اے فرزند، لوگوں سے نصیحت حاصل کر اس لئے کہ لوگ تجھ سے نصیحت لیں۔ اور چھوٹی بلا پر متنبہ ہو جا۔ قبل اس کے کہ کوئی بڑی بلا تجھ پر آئے اور تو اس کا تدارک نہ کر سکے۔

(۷۵): اے فرزند، بے عقل پر نصیحت و موعظہ دشوار ہوتا ہے جس طرح بوڑھے آدمی کو بلندی پر چڑھنا دشوار ہوتا ہے۔

(۷۶): اے فرزند، راز کو اپنی زوجہ سے مت بیان کر اور اپنے گھر کے دروازہ کو اپنی نشستگاہ مت قرار دے۔

(۷۷): اے فرزند، جو شخص یہ کہتا ہے کہ شر و فساد کو شر و فساد کے ذریعہ مٹایا جا سکتا ہے غلط کہتا ہے اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ سچ کہتا ہے تو آگ جلا کر دیکھے کہ آگ آگ کو بجھاتی ہے، ہر گز نہیں بلکہ صبر و نیکی آتش شر و فتنہ کو بجھاتی ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

(۷۸): اے فرزند، کسی کنیز سے عقد مت کر ایسا نہ ہو کہ اُس سے کوئی فرزند پیدا ہو تو وہ تیرے مقابلہ میں اس کو فروخت کر ڈالے۔

(۷۹): اے فرزند، یاد رکھ کہ تجھ کو کفن میں لپیٹ کر قبر میں ڈال دیں گے اور جو کچھ تو نے کیا ہے سب وہاں تو دیکھے گا۔

(۸۰): اے فرزند، اُس پر رحم مت کر جس پر تو ظلم کر رہا ہے بلکہ اپنے اوپر رحم کر کیونکہ اُس ظلم کا ضرر تو اپنی ذات کو پہنچا رہا ہے۔ اور جب تجھ کو تیری طاقت کسی پر ظلم کرنے کی دعوت دے تو اپنے اوپر خدا کی طاقت کو یاد کر۔

(۸۱): اے فرزند، غور کر کہ ایسے شخص کے مکان میں تو کیونکر رہ سکتا ہے جبکہ تو نے اُس کی نافرمانی کی اور اُس کو برا فروختہ کیا ہو۔

(۸۲): اے فرزند، لوگ عذاب سے کیونکر نہیں ڈرتے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ روز بروز اُن کی حالت پست ہوتی رہتی ہے اور کیونکر خدا کے وعدے موت کے لئے تیار و آمادہ نہیں رہتے حالانکہ اُن کی عمر تیزی سے آخر کو پہنچ رہی ہے۔

(۸۳): اے فرزند، ہر گز فخر و غرور و تحیّر نہ کر ورنہ جہنم میں شیطان کا ہمسایہ ہو گا اور تجھ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ تیرا آخری مقام قبر ہے۔

(۸۴): اے فرزند، کیونکر فرزند آدمؑ کو نیند آجاتی ہے حالانکہ موت اس کی تلاش میں ہے اور کس طرح وہ موت سے غافل ہو جاتا ہے حالانکہ وُہ اس سے غافل نہیں ہے۔ جب پیغمبران خدا اور اس کے دوست اور برگزیدہ لوگ موت سے نہیں بچے تو اُن کے بعد کون دُنیا میں ہمیشہ رہے گا۔

(۸۵): اے فرزند، اگر موت میں تجھ کو شک ہو تو نیند اپنے سے الگ کردے۔ اور تو یہ نہیں کر سکتا اور اگر تجھ کو مرنے کے بعد زندہ ہونے میں شک ہو تو خواب سے بیداری کو اپنے سے دُور کردے لیکن تو ہر گز دور نہ کر سکے گا لہٰذا جب ان دونوں حالتوں پر غور کرے گا تو تو جان لے گا کہ تیری جان دُوسرے کے اختیار میں ہے تو خواب بمنزلہ مرگ ہے اور بیداری موت کے بعد مبعوث ہونے کے مانند ہے۔

(۸۶): اے فرزند، اپنے مہربان باپ کی وصیّت قبول کر اور عمل نیک میں جلدی کر قبل اس کے تجھ کو موت آئے اور قبل اس کے قیامت میں پہاڑ گر پڑیں اور آفتاب و ماہتاب ایک جگہ جمع ہوں اور حرکت کرنے سے باز رہیں اور آسمانوں کو تہہ کردیں اور صفوف ملائکہ خوفزدہ زمین پر آئیں اور تجھ کو صراط پر گذرنے کو کہا جائے۔ اُس وقت تو اپنے عمل کو دیکھے گا اور ترازو اعمال تولنے کے لئے قائم کی جائے گی اور خلائق کے اعمال کا دفتر کھولا جائے گا۔

(۸۷): اے فرزند، افسوس اُس شخص پر جو فخر و غرور کرتا ہے کیونکر اپنے کو بزرگ سمجھتا ہے حالانکہ حالانکہ خاک سے پیدا ہوا ہے اور اس کی بازگشت خاک کی طرف ہے اس کے بعد وہ نہیں جانتا کہ بہشت میں جائیگا اور فائز و کامیاب ہوگا یا جہنم میں پہنچے گا اور خسارہ و نقصان میں رہے گا۔ اور کوئی شخص کیونکر تکبّر کرتا ہے حالانکہ دو مرتبہ پیشاب کے مقام سے نکلا ہے۔

(۸۸): اے فرزند، سات ہزار کلمات حکمت میں نے تجھ کو تعلیم دیئے، تو اگر چار کلمات یاد رکھے تو وہ تیرے لئے کافی ہیں اگر تو اُن پر عمل کرے۔ اوّل یہ کہ اپنی کشتی کو مضبوط بنا کیونکہ دریا بہت عمیق ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنا بار ہلکا کر کیونکہ جو راستہ تجھے درپیش ہے اُس سے گذرنا بہت دشوار ہے۔ تیسرے یہ کہ زادراہ زیادہ رکھ کیونکہ تیرا سفر بہت لانبا ہے۔ چوتھے یہ کہ اپنے اعمال کو خالص کر کیونکہ عمل کا قبول کرنے والا بہت داناو بینا ہے۔

(۸۹): اے فرزند، عورت ٹیڑھی ہڈی سے خلق ہوئی ہے اگر تو اُس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر اسی کی حالت پر تو چھوڑ دے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اُن کو آزاد مت کر دے کہ وہ گھر سے باہر جائیں۔ پس اگر وُہ نیکی کریں تو قبول کر اور بدی کریں تو صبر کر کیونکہ اس کے سوا چارہ نہیں۔ عورتوں کی چار قسمیں ہیں دو شائستہ اور دو ملعونہ۔ شائستہ میں ایک وہ قسم ہے جو اپنی قوم میں شریف و عزیز ہوتی ہے اور اپنے شوہر کے لئے ذلیل۔ اگر شوہر اس پر لطف و مہربانی کرتا ہے تو وہ خوش ہوتی ہے اگر وہ تکلیف میں مبتلا ہوتی ہے تو صبر کرتی ہے۔ تھوڑا مال بھی اس کے نزدیک بہت ہوتا ہے۔ دوسری قسم نیک عورت کی یہ ہے کہ اُس کے اولاد زیادہ ہوتی ہے وہ شوہر کو دوست رکھتی ہے اور اُس کی بہتری چاہتی ہے۔ شوہر کے عزیزوں اور بچوں سے مثل مادر مہربان کے محبّت کرتی ہے اور بزرگوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرتی ہے۔ بچوں پر رحم کرتی ہے اور شوہر کے اُن بچوں کو عزیز رکھتی ہے جو دوسری عورت کے بطن سے ہوتے ہیں۔ اپنی اور گھر و مال اور بچوں کی اصلاح کرنے والی ہوتی ہے۔ اگر شوہر اُس کے سامنے ہے تو ہر کام میں اس کی مدد کرتی ہے اگر موجود نہیں ہوتا تو ہر حال میں اس کی رعایت کا خیال رکھتی ہے۔ ایسی عورت تو گرد سُرخ کی طرح نایاب ہے اور زہے قسمت اس شخص کی جس کو ایسی عورت نصیب ہو۔ اور اُن دونوں ملعونہ عورتوں میں سے ایک قسم وُہ ہے کہ اپنے کو بہت بڑا سمجھتی ہے مگر اپنی قوم میں ذلیل ہوتی ہے۔ اگر شوہر اس کو کچھ دیتا ہے تو غصّہ کرتی ہے اگر نہیں دیتا تو عتاب کرتی ہے لہٰذا شوہر اُس کے افعال سے شرمندہ اور آزاری اور ہمسائے تکلیف و پریشانی میں رہتے ہیں۔ پس وہ مثل شیر کے ہے اگر تو اُس کے ساتھ رہے تو وہ کھا جائے گی اور اگر اُس سے تو گریز کرے تو مار ڈالے گی۔ اور ملعونہ کی دُوسری قسم وہ ہے کہ جلد غصّہ میں آجاتی ہے اور بہت جلد رونے لگتی ہے اگر اس کا شوہر موجود ہوتا ہے تو اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ اگر وہ موجود نہیں ہوتا تو اس کو رسوا و بدنام کرتی ہے۔ ایسی عورت زمین شور کے مانند ہے۔ اگر اس میں تو پانی ڈالے تو وہ جذب ہو جائے گا اور کچھ فائدہ نہ بخشے

گا اگر پانی تو اس میں نہ دے تو پیاسی رہے گی۔ اگر ایسی عورت کے کوئی فرزند پیدا ہو تو اُس سے تو کوئی فائدہ نہ پائے گا۔

(۹۰): اے فرزند، اگر عورتوں کو چکھتے اور کھاتے جس طرح دوسری چیزوں کو چکھتے اور کھاتے ہیں تو کوئی شخص بُری عورت کو اپنی زوجیت میں نہ لاتا۔

(۹۱): اے فرزند، نیکوں کا غلام بن جا مگر بدوں کا بیٹا بننا مت گوارا کر۔

(۹۲): اے فرزند، کسی کو اپنی ذات پر اختیار مت کر اور مال اپنے دشمنوں کے لئے ترکہ میں مت چھوڑنا۔ (چونکہ صاحب مال کے عموماً لوگ دشمن ہوتے ہیں اور اس کی اولاد بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ چاہتی ہے کہ جلد باپ کو موت آئے تاکہ اُس کا مال وزر میراث میں حاصل ہو۔ اور جب یہ خواہش پوری ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ اولاد اپنے عیش و راحت کی فکر میں پڑ جاتی ہے اور مرحوم باپ کو جس کے مال کے سبب سے اُس کا آرام حاصل ہوا ہے بھول جاتی ہے اور اس کے لئے کبھی کار خیر کا خیال بھی نہیں آتا)۔

(۹۳): اے فرزند، کس نے خدا کی اطاعت کی جس کی خدا نے مدد نہ کی اور کس نے خدا کو تلاش کیا کہ نہ پایا اور کس نے خدا کو یاد کیا کہ خدا نے اسکو یاد نہ کیا اور کس نے خدا پر بھروسہ کیا کہ اس کو خدا نے دُوسرے پر چھوڑ دیا اور کس نے خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری کی کہ خدا نے اس پر رحم نہ کیا۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ کے حکم سے بیت الخلا کے دروازوں پر لکھا گیا تھا کہ پاخانے میں دیر تک بیٹھے سے بواسیر کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ،(لقمان نے یہ بھی کہا کہ)بیٹا اگر کوئی عمل (بالفرض)رائی کے دانے کے برابر بھی (چھوٹا)ہو اور ہو بھی کسی پتھر کے اندر یا آسمانوں میں (مخفی ہو) یا زمین میں۔ خدا اُس کو قیامت کے دن لا موجود کرے گا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بین (اور) خبر دار ہے ﴿۱۶﴾ بیٹا نماز کی پابندی رکھنا اور (لوگوں کو) اچھے کاموں کے کرنے کا امر اور بری باتوں سے منع کرتے رہنا اور جو مصیبت تجھ پر واقع ہو اس پر صبر کرنا۔ بیشک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ﴿۱۷﴾ اور (ازراہ غرور) لوگوں سے گال نہ پھلانا اور زمین میں اکڑ کر نہ چلنا۔ کہ خدا کسی اترانے والے خود پسند کو پسند نہیں کرتا ﴿۱۸﴾ اور اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا اور (بولتے وقت) آواز نیچی رکھنا کیونکہ (اونچی آواز گدھوں کی ہے اور کچھ شک نہیں کہ) سب آوازوں سے بُری آواز گدھوں کی ہے ﴿۱۹﴾ سورۃ لقمان

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلدوں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally